دولـــة الإمـارات العـربيّة المتّحـدة
الهيئة العامة للشؤون الإسلاميّة الأوقاف

الجمعة: ٣ ربيع الأول ١٤٣٧هـ
الموافق: ٢/ ١٢/ ٢٠١٦م

مبارک ایّام کو یاد رکھیں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ علىٰ سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلينَ وعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلىٰ يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أَجمعِيْن.

وطن اور اتحاد ایک عظیم نعمت ہے

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرح ایّام میں بھی درجہ بندی ومراتب رکھے ہیں، کسی کو کسی پر فضیلت عطا کی، کسی کو اعلیٰ اور کسی کو خاص کیا، جمعۃ المبارک کا دن، شبِ قدر، وِلادتِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا دن پیر مبارک، عیدَین کے ایام دیگر ایّام سے افضل واعلیٰ ہیں، خالقِ کائنات ﷻ نے ان ایام میں مخلوق پر اپنی خاص رَحمت نازل فرمائی، اس کے ساتھ ساتھ جس دن ہمیں ملک ووطن کی نعمت عطا فرمائی، وہ دن بھی ہمارے لیے باعثِ تشکّر ہے، ان مبارک ایّام

میں بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُترنے والی نعمت یاد کرکے اس کا شُکر اور باہمی یکجہتی کا عملی اظہار کرنا چاہیے، اقوام کے عروج وزوال، کامیابی وناکامی کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ جس نے بھی عروج وترقی کی منزل پائی، وہ اتفاق واتحاد کی مرہونِ منّت ہے، اگر کسی کے پاس جنگی سازوسامان، تجربہ کار ودَلیر فوج، بَری، بحری وفضائی اَفواج اور عُلماء وفُضلاء، الغرض دینی ودنیاوی تمام قوّتیں ہوں، لیکن باہمی اتفاق واتحاد نہ ہو تو یہ تمام صلاحیتیں بے کار، بلکہ نا ہونے کے برابر ہیں، باہمی نااتفاقی ترقی کے بجائے تنزلی اور آبادی کے بجائے بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے مسلمانوں کو اتفاق واتحاد اور بھائی چارگی کی خُوب تاکید فرمائی، اور جب تک مسلمان اس پر عمل پیرا رہے، کامیابی وکامرانی اُن کا مُقدّر بنی رہی، قیصر وکسریٰ جیسی طاقتیں بھی ان کے سامنے سرنگوں تھیں، اُن کی ہیبت وجلال سے سوکھی نہریں جاری ہو جایا کرتیں، بحر ظلمات میں گھوڑوں کو ڈورا کر فتح ونصرت کے پرچم لہرائے، خُوب کامیابیوں کا سفر طے کیا، لیکن جب مسلمان باہمی اتفاق واتحاد ختم کرکے فرقہ پرستی، گروہ بندی، اور نسلی تعصّب میں مبتلاء ہوئے، ان کی شان وشوکت دَبدبہ ورُعب سب بکھر کر رہ گیا، مسلمان کمزور ہوگئے، جبکہ اتفاق واتحاد قوّت اور تعمیری نشوونما کا باعث، اور نااتفاقی، اِفتراق وانتشار تخریب کاری اور کمزوری کا سبب ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمان ہے: ﴿وَأَطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَا

تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾(۱) "اللہ اور رسول کا حکم مانو، اور آپس میں جھگڑا مت کرو، پھر بزدلی کرو گے، اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی"، یعنی اتحاد واتفاق کی برکت سے مسلمانوں کا رُعب ودَبدَبہ قائم رہتا ہے، جبکہ نااتفاقی وانتشار کے باعث وہ دبدبہ ختم ہوجاتا ہے، لہٰذا ہمیں افتراق وانتشار والے اعمال وحرکات چھوڑ کر باہمی اتحاد کی طرف آنا ہوگا۔

قرآنِ کریم میں اتفاق واتحاد کی تاکید کے ساتھ ساتھ حدیثِ پاک میں بھی اِفتراق وانتشار والے افعال وحرکات کی ممانعت فرمائی، اور متحد رہنے پر خُوب زور دیا، نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكَ بِالجَمَاعَةِ؛ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ»(۲) "تم پر جماعت (اُمّت کے بڑے گروہ اہلِ سُنّت وجماعت) کے ساتھ رہنا لازم ہے؛ کیونکہ جو بکری اپنے ریوڑ سے الگ ہوتی ہے، بھیڑیا اُس کو کھاجاتا ہے"۔ رسولِ محتشم ﷺ نے ہمیں ہردَم ایک اور متحد ہوکر رہنے کی تاکید فرمائی؛ کیونکہ اتفاق واتحاد کے سبب غیر قوّتیں ہمیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکتیں، اس میں برکت ہے اور اس سے خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی مدد ونصرت شاملِ حال رہتی ہے، حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) پ۱۰، الأنفال: ٤٦.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الصلاة، ر: ٥٤٧، صـ٩١.

«يَدُ الله مَعَ الْجَمَاعَةِ»(۱) "اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت (امّت کے بڑے گروہ اہلِ سنّت وجماعت) کے ساتھ ہے"۔

باہمی اتفاق واتحاد دائمی سعادت وبھلائی کے لیے بنیاد ہے

عزیزانِ گرامی! اسلام عالمگیر وآفاقی مذہب، کامل واکمل دین، ابدی ضابطۂ حیات اور امن وسلامتی کا علمبردار ہے، جو اتحاد، اتفاق ویکجہتی کی دعوت ودَرس دیتا ہے، اتحاد کا معنی آپس میں متحد واکٹھے ہوکر زندگی بسر کرنا ہے، لفظِ اتحاد اتنا جامع ومکمل ہے جو اپنے اندر مَعانی کا ایک جہاں سمائے ہوئے ہے، اتفاق واتحاد کی بدَولت اِنفرادی، فکری، مُعاشرتی، اقتصادی، علمی وفنّی، سائنسی قوّت میں یکجہتی ملتی ہے، باہمی تعلّقات مضبوط ہوتے ہیں، اور بہترین فضا قائم ہوتی ہے، اتحاد ہر طرح کی سعادت وبھلائی کی بنیاد، انسانیّت کی تعمیر وترقی کا سُتون، مُعاشی ومُعاشرتی کثیر فوائد، قوم کی راحت، سکون، ترقی وکامیابی کا سبب، اور ایک عظیم الشان وعمدہ نعمت ہے، خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اتحاد کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ الله جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا﴾(۲) "سب مل کر اللہ کی رَسّی مضبوط تھام لو، اور آپس میں فرقوں میں نہ بٹ جانا"، یعنی اسلام کے اصول وقواعد، اللہ ورسول کے فرمان پر عمل

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب الفتن، ر: ۲۱٦٦، صـ٤۹۸.

(۲) پ٤، آل عمران: ۱۰۳.

پیرا رہنا ہے؛ کیونکہ اتفاق وہی اچھا ہے جو اللہ ورسول کی اطاعت پر کیا جائے، ان کا راستہ چھوڑ کر اتفاق اتفاق نہیں، بلکہ کمزوری، بدبختی ولعنت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھائی چارے کا مقام ومرتبہ

میرے بزرگو ودوستو! اللہ ورسول کے لیے محبت وعداوت، لین دَین، اور باہمی برادرانہ تعلّق قائم رکھنا کامل مؤمن کی علامت ہے، حضرت سیّدنا ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ أَحَبَّ لله، وَأَبْغَضَ للهِ وَأَعْطىٰ لله، وَمَنَعَ لله، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ»⁽¹⁾ "جو اللہ کی خاطر محبت کرے، اللہ کی خاطر کسی سے عداوت رکھے، اللہ کی خاطر کسی کو دے، اور اللہ کی خاطر کسی کو دینے سے ہاتھ روکے، اُس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا"۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر کسی سے محبت رکھنے والے بروزِ قیامت رَحمتِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: «إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ، الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّيْ»⁽²⁾ "کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی وجلالت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے

---

(١) "سنن أبي داود" كتابُ السنة، ر: ٤٦٨١، صـ٦٦١.

(٢) "صحيح مسلم" كتابُ البِرِّ والصِّلة، ر: ٦٥٤٨، صـ١١٢٥.

تھے؟ آج کے دن میں انہیں اپنے سائے میں رکھوں گا، اور آج میرے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں"۔ لہٰذا ہمارا ہر قول وفعل، ایک دوسرے سے تعلقات، لین دَین وغیرہ، صرف وصرف اللہ ورسول کی رضا وخوشنودی کے لیے ہونا چاہیے۔

مبارک ایّام کا ادب واحترام

عزیز دوستو! جس طرح بندوں میں کچھ بندے اللہ کے پیارے ہوتے ہیں، جس طرح تمام کتابوں میں قرآنِ کریم افضل ترین کتاب ہے، اسی طرح تمام ایام میں کچھ ایام بھی مبارک وبرکت والے ہیں، ان مبارک ایام میں عبادت کرنا، اعمالِ صالحہ بجالانا، بلندئ دَرَجات اور زیادتِ ثواب کا باعث ہے، ان بابرکت ایام کا ادب واحترام ہر مسلمان پر لازم وضروری اور اللہ تعالی کو محبوب ہے، نیز یہ دل کا تقویٰ بھی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ الله فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾(١) "بات یہ ہے اور جو اللہ تعالی کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے"۔ تو معلوم ہوا کہ جس دن اور چیز کو عظمت والی شَے یا اللہ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ ایام بھی برکت والے ہو جاتے ہیں، جن کا احترام لازم، اور دلی پرہیزگاری کی علامت ہے۔

---

(١) پ١٧، الحج: ٣٢.

شکر کرنا نعمتوں میں اضافہ کا باعث ہے

میرے بزرگو ودوستو! شکر ناشکری کی ضد ہے، جس کا معنیٰ ہے مُحْسِن و مُنْعِم کے کسی احسان کے سبب اس کی تعریف کرنا، اور بندے کا نعمتِ الٰہی پر راضی رہنا، اس کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا، دل اور اَعضاء سے اس کی گواہی دینا، پوشیدہ وظاہری طور پر رب تعالیٰ کی نافرمانیوں سے اجتناب کرنا اور فرمانبرداری والے کام کرنا شکر ہے، شکر کرتے رہنا نیک لوگوں کا وطیرہ ہے، شکر کا تعلق دل، اعضاء اور زبان سب سے بھی ہے، بندے کو ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے، نعمتیں مختلف ہیں تو ان کا شکر بھی مختلف انداز سے ہوتا ہے، کفار کا شکر کفر و معصیت سے توبہ کرنا ہے، مؤمن کا شکر عبادت پر استقامت، گناہوں سے اجتناب ہے، اعضاء کا شکر انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والے کاموں سے بچاکر نیک کاموں میں استعمال کرنا ہے، شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور صبر سے اللہ تعالیٰ تک رَسائی حاصل ہوتی ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيد﴾⁽¹⁾ "اگر احسان مانوگے تو میں تمہیں مزید دُوں گا، اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے"۔ جس طرح شکر مزید انعام واکرام کا باعث ہے، اسی طرح ناشکری اور کُفرانِ نعمت محرومی کا سبب ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت وقوّت، دَولت، عزّت ومرتبہ،

---

(۱) پ ۱۳، ابراھیم: ۷.

اور علم وہنر وغیرہا کو اس کی نافرمانی میں صَرف کرنا سب سے بڑی ناشکری، اور نیک کاموں میں صَرف کرنا شکر گزاری ہے۔

برادرانِ اسلام! شکر کا تعلق جہاں اَعضاء، وقول وفعل سے ہے، وہیں جس ملک میں ہم زندگی بَسر کر رہے ہیں، اُس کی حفاظت، وہاں کی حکومت وقوانین سے اتفاق وتعاوُن بھی شکرِ نعمت ہے، ہمیں حکومتی اہلکاروں سے بھرپور تعاوُن کرکے حکمِ خداوندی کا عملی طور پر ثبوت دینا چاہیے، ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ (۱) "بھلائی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو"۔ جو ربّ تعالیٰ کے اِنعام واِکرام کا شکر ادا کرے، تو ایسے بندے پر پروَردگارِ عالم جَلَّ جَلالُہٗ اپنے فضل وکرم سے نعمتوں کی فروانی فرماتا ہے۔

اتفاق واتحاد لازم وضروری ہے

میرے دوستو! تاریخ کے اَوراق اور اقوامِ عالَم کے عروج وزوال، کامیابی وناکامی کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آج تک جس قوم نے بھی عروج وترقی کی منزل پائی، وہ اتفاق واتحاد کی مرہونِ منّت ہے، اتحاد واتفاق سے ملکی وقومی سلامتی وترقی نصیب ہوتی ہے، اسی کی بدولت باہمی محبت ورواداری کی فضاء قائم ہوتی، باہمی اُلفت ومحبت ظہور پاتی ہے، اتفاق واتحاد ملکی ومُعاشرتی تعمیر وترقی کی ضمانت ہے،

---

(۱) پ٦، المائدة: ٢.

لوگوں میں اسلام کی بدَولت آپس میں دینی محبّت پیدا ہوئی، اور عداوت دُور ہوئی، حضورِ اکرم ﷺ نے سارے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا کر اُلفت و محبّت کے جذبات اُجاگر فرمائے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً﴾(۱) "اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو! جب تم میں دشمنی تھی، اللہ تعالی نے تمہارے دلوں میں ملاپ کردیا، تو اُس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہوگئے"۔ اور اتحاد واتفاق وہی اچھا ہے جو مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ کی اطاعت پر کیا جائے، ان کا راستہ چھوڑ کر اتفاق کرنا اتفاق نہیں، بلکہ لعنت وخلاف ورزی ہے۔

اے اللہ! ہمیں مبارک ایام یاد رکھنے، اُن کا ادب احترام کرنے، ان میں زیادہ عبادت واعمالِ صالحہ کرنے اور شکر کا جذبہ نصیب فرما، ہمیں برادرانہ تعلق وباہمی محبت والفت قائم رکھنے، نعمتوں کا شکر بجالانے، اور باہمی اتفاق واتحاد کی توفیق عطا فرما، ہماری عبادات، تعلقات اور نعمتوں میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے, سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی

---

(۱) پ ٤، آل عمران: ۱۰۳.

توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین !۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين !.